Wo bazahir ik
AAM SI LARKI
Izza iqbal

وہ لڑکی بظاہر عام لڑکیوں جیسی تھی۔۔ مگر اس کی روح، اس کا باطن کسی اور ہی دنیا کے باشندے کا لگتا تھا۔۔ وہ عام سی شکلوں صورت والی لڑکی دل کی بہت خاص تھی۔۔ یہ دل جیسے جیسے اسے جانتا گیا اس کا گرویدہ ہوتا گیا۔۔ ناجانے کیوں، کب، کیسے وہ میرے لئے انمول ہو گئی میں سمجھ ہی نا پایا۔۔

وہ بظاہر لاپرواہ۔۔ خود غرض سی لڑکی اپنے دل میں کتنا درد رکھتی تھی کوئی جان ہی نا پایا۔۔ کیسے جان پاتا؟ اپنی ذات کو اس نے ڈھونگ کے قلعے میں جو مقید کر رکھا تھا۔۔ اپنی نرم دلی، اپنے دکھ کو اس نے سخت دلی، انا کے صندوق میں تالا جو لگا رکھا تھا۔۔ ایسا تالا جس کی کنجی تنہائی اور اندھیری رات تھی۔۔ اس قلعے میں داخلہ محض تب ممکن ہوتا تھا جب ارد گرد کی دنیا خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہی ہوتی۔۔ تبھی وہ خود پسند لڑکی یکسر بدل جاتی۔۔

اس کے آس پاس کے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔۔ وہ اللہ سے پناہ مانگتے تھے، سجدہ شکر بجالاتے کہ اللہ نے اس جیسا دل ان میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔۔ وہ ان سب پر قہقہہ لگا دیا کرتی۔۔ میں نے اس کے قہقہوں کے پیچھے رستے اس کے دل کے زخموں کو محسوس کیا تھا۔ عقل حیران تھی کہ کیوں آج تک اس کے خوشی و غمی کے سنگی ساتھی بھی اس کی ذات تک نہیں پہنچ پائے۔ وہ اک مجسمہ تھی اکڑ کا۔۔ بد تمیزی کا۔۔ وہ اک ایسا مجسمہ تھی جسے توڑنے کی سب تمنا کرتے تھے گو کے ثواب کا کام ہو جیسے۔۔ مگر کیسے کوئی اس مجسمے کو توڑ پاتا۔۔ وہ مجسمہ بغیر کسی غرض کے جو تعمیر کیا گیا تھا۔۔ وہ مجسمہ محض خوشنودی سے بچنے کیلئے تعمیر کیا گیا تھا۔۔ اس پری دل محسن کو پسند نہیں تھا سامنے والے کی آنکھوں میں احسان مندی دیکھنا۔۔

ایسی ہی اک اندھیری رات میں میں نے اس کی انا کے قلعے کو سر کر کے اس کی ذات تک پہنچنے کی ٹھانی۔۔ جیسے ہی اندھیرے نے روشنی کو آلیا میں نے اس کی ذات کے قلعے کی جانب پیش قدمی کی۔۔ اور پھر جوں جوں اس قلعے کو سر کرتا گیا حیرانگی میرا مقدر بنتی گئی۔ محبت میرے دل میں اترتی گئی۔۔ جوں جوں میں اس قلعے میں قدم رکھتا گیا محبت، رحمدلی، احساسِ زمہ داری، دردِ دل میرے دل کو سیراب کرتے گئے۔۔

وہ لڑکی جو دن کی روشنی میں لوگوں سے لاتعلق پھرتی، وہ رات کے اندھیرے میں ان کیلئے آنسو بہاتی۔۔ عجیب ہی تھی وہ شہزادی کسی پرستان کی تھی شاید۔۔ جو انجان لوگوں کیلئے اپنے رب کے سامنے جھکتی تھی۔ جو ناآشنا لوگوں کیلئے فریاد کرتی تھی۔ جب لوگ بے خبر سکون کی نیند سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے، تب وہ اپنے اندر کی بے سکونی کیلئے تڑپ رہی

ہوتی تھی۔۔یونہی کتنے دنوں اس پر نیند مہربان نہیں ہوتی تھی۔۔پھر بھی صبح ہوتے ساتھ وہ سکون کی چادر اوڑھ کر بے سکونی کے بازار میں قدم رکھتی تھی۔۔اور نفرت کے پجاریوں کے جمِ گفیر میں غم ہو جاتی۔۔

ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اس کی ذات ایک چراغ کی مانند لگی اور وہ خود کسی پروانے کی سی۔۔اوروں کی زندگیوں میں چراغ سے روشنی کرتی وہ بظاہر عام سی لڑکی کسی پروانے کے جیسے چراغ کے گرد طواف کرتی امر ہو گئی۔

میں۔۔میں کون تھا۔۔میں اس کی ذات کا اک دیوانہ تھا جو روزرات کو اس کی انا کے قلعے کی دیواریں عبور کرنے کی جسارت کرتا تھا۔۔میں وہ تھا جو اس کی اچھائی کا واحد گواہ تھا۔۔میں وہ تھا جس کی وہ سب تھی۔۔وہ جو اس کی کہانی میں کہیں نہیں تھا۔۔وہ۔۔جس کی کہانی میں وہی سب تھی۔۔

kahanifreak.com